پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۵ — شمارہ نمبر ۱۴

آئندہ سال ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں بھی سیاسی جماعتیں حصہ نہیں لے سکیں گی ۔ صدر ضیاء

مڈٹرم یا از سر نو انتخابات نہیں ہوں گے حکومتی پالیسی سٹینڈ اور فیصلے پر تبدیل نہیں ہوں گی

قدیم طرف عوام کی خواہش پر موقوف ہے ۔ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے والے اب صبر کریں



پاکستان میں مسافروں کے سوار ہونے کے موقع پر طیاروں کے قریب مسلح افراد ہونگے

کراچی کے بعد اسلام آباد کے ہوائی اڈے کے قریب جنگل بھی کاٹ دیا جائے گا ۔

مقبوضہ کشمیر میں جہلم بیراج کی تعمیر سندھ طاس معاہدے کے خلاف ہے

بھارت پاکستان کے ساتھ فنی مذاکرات کرنے کا پابند ہے ۔ اسلام آباد میں سرکاری ترجمان کا بیان ۔

حکومت امن و امان قائم رکھنے اور عوام کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام ہو گئی ہے ۔ قاضی حسین احمد

سندھ میں صورتحال خراب ہوئی تو سرحد بند کر دی جائیگی ۔ اسلم خٹک

پاکستان آنے والے غیر ملکیوں پر پیشگی ویزا کی شرط عائد کر دی گئی ہے

پاکیزہ خواتین ثابت کر دیں گی کہ اکثریت شریعت کی حامی ہے ۔ شریعت محاذ



کراچی میں تنظیم ... کے خلاف پاکستان ... کے جلوس

"امن وامان کی خراب صورتحال کی بناء پر مملکت بحران کا شکار ہو گیا"

ہانگ کانگ سفارتکاروں کا قتل اور فرقہ وارانہ فسادات ... کا مظہر ہیں

پنجاب میں اہم تبدیلیوں کا امکان وزیراعظم سے گورنر اور وزیراعلیٰ کی ملاقاتیں

۱۴ اگست اور ۱۰ محرم کے واقعات کی روشنی میں وفاقی حکومت کے فیصلے وزیراعلیٰ کے حق میں فضا سازگار بنانے کے لئے ارکان اسمبلی کی بھاگ دوڑ

اسلام آباد ــــ ناظم جیلانی، پنجاب کے گورنر مخدوم سجاد حسین قریشی ...

... ان اطلاعات کے مطابق ان تبدیلیوں کا عمل آئندہ دس روز میں مکمل ہو جائے گا۔



پیپلز پارٹی کی شریک چیئرمین ... بے نظیر بھٹو کراچی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہی ہیں

تحریک کے نتیجہ خیز نہ ہونے کا ذمہ دار کوئی ایک فرد نہیں ــ بے نظیر

سویلین حکومت نے مارشل لاء کے دور سے بھی زیادہ پرتشدد رویہ اختیار کیا

کراچی ــــ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن ...

کراچی کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈاکہ

پولیس کو کوئی سراغ نہیں ملا

کراچی ــــ پولیس کو ابھی تک ...

ہم اصولوں کو قربان نہیں کریں گے

ــــ مولانا نورانی



آرنلڈ رافیل کو پاکستان میں امریکی سفیر مقرر کیا جا رہا ہے

اسلام آباد ــــ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں امریکہ کے سفیر آرنلڈ رافیل ...

وفاقی کابینہ میں تبدیلی کی افواہیں

اسلام آباد ــــ ...



الَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سن لو جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو

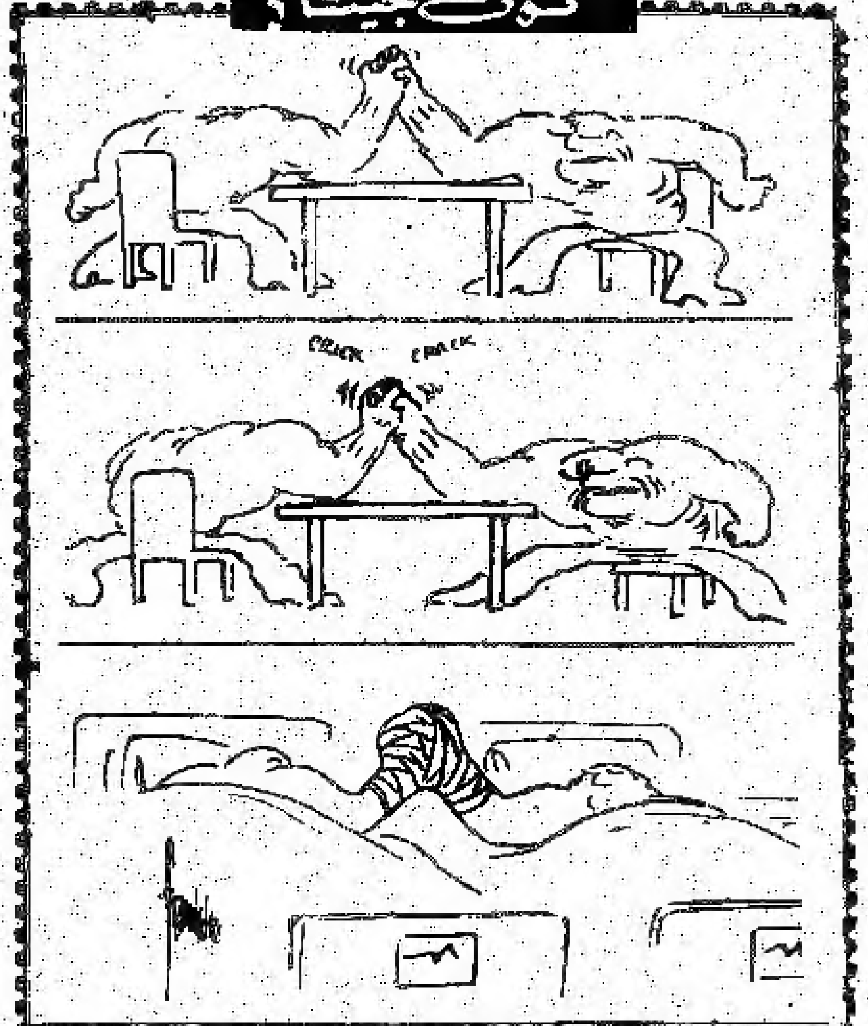
بے جا حمایت ہلاکت ہے

"رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی دعوت دے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی حالت میں مرے" (ابو داؤد)

اللہ ہی تو ہے

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو؟ پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (الروم: ۴۰)

کون جیتا؟



والدین اور بچوں کے مسائل

دبلے پتلے جسم اور تیکھے نقوش والے عبدالوحید بیگ نے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ وہ اپنے بچوں کے عام رویے کی بنا پر کافی پریشان ہیں۔ وہ بچے جن کی خاطر وہ دن رات محنت و مشقت میں لگے رہتے ہیں، ان کے ساتھ چلنے میں بھی شرم محسوس کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی شاپنگ سنٹر یا پلازا میں گھومنے ہوتے ہیں تو بچے ان سے چند قدم آگے یا پیچھے چل رہے ہوتے ہیں تاکہ ان کے مقامی دوست یہ نہ جان لیں کہ بیگ صاحب ان کے والدین ہیں۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب ان کے بچوں کی عمریں ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ سال تھیں۔

عبدالوحید بیگ (فرضی نام) ایئرپورٹ پر جہازوں کی دیکھ بھال کے محکمے میں ذمہ داری کے ساتھ ملازمت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ جہاں اکثر اوقات اوور ٹائم میں کرنا پڑتا تھا۔ وہ ایک کلب ہیڈ روم کے اپارٹمنٹ میں رہتے تھے۔ مگر دو مکان خرید رکھے تھے جو کرائے پر اٹھے ہوئے تھے۔ گھروں کی دیکھ بھال وہ خود کیا کرتے تھے۔ اسی عدیم الفرصتی کی بنا پر وہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں ذاتی طور پر دلچسپی نہ لے سکے۔ مگر یہ ضرور تھا کہ ان کے بچوں کو گھر میں ہر قسم کی آسائشیں میسر تھیں۔

ایک دن ان کی بچی تہذیبہ (فرضی نام) جو اب ۱۶ سال کی ہو چکی تھی اپنے اسکول کے ایک ایشین ساتھی کو گھر لے آئی۔ اور اسے اپنے والدین سے متعارف کرایا۔ لڑکا سکھ گھرانے کا تھا۔ بیگ صاحب کو تعجب ضرور ہوا۔ مگر مسئلے کی نزاکت پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔ پھر انھوں نے تہذیبہ کو اپنے دوسرے دو لڑکوں کے ساتھ ویک اینڈ پر جامع مسجد لے جانا شروع کیا۔ جہاں ان کے بچوں کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمان بچوں سے میل جول کا موقع بھی تھا۔ تہذیبہ نے اسلامی تعلیم میں بہت دلچسپی لی۔ جس سے بیگ صاحب اور ان کی اہلیہ کچھ مطمئن ہو گئے۔

مگر ایک دن جبکہ ان کے بچوں کو ویک اینڈ پر اسلامی اسکول جاتے ہوئے ابھی سال بھر ہی ہوا تھا کہ ان کی بیٹی نے اعلان کر دیا کہ وہ اسی سکھ نوجوان سے منگنی پر تیار ہے۔

ان دنوں بیگ صاحب اور ان کی بیوی کی پریشانی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ انھوں نے اپنی بیٹی کو بہتیرا سمجھایا۔ تہذیبہ کا خیال تھا کہ وہ سکھ نوجوان کو مسلمان کر لے گی۔ مگر جب بیگ صاحب نے اس لڑکے کا عندیہ لیا تو بات کچھ نا ممکن سی تھی۔ جب پھر انھوں نے پھر تہذیبہ کو سمجھایا۔ بالآخر اس نے یہ شرط ڈالدی کہ اگر کسی پاکستانی لڑکے سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو لڑکے کا خوبصورت اور پی۔ ایچ۔ ڈی تک تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد بیگ صاحب نے ایک خوبرو پی۔ ایچ۔ ڈی نوجوان کے لیے "الہلال" میں اشتہار دیا۔ اشتہار کے جو جواب آئے وہ بیگ صاحب کی دختر کے معیار پر پورے نہیں اترے۔ بیوی کے ایک صاحب نے بڑا زور لگایا۔ ملاقات کے لیے ٹورانٹو بھی چلے آئے مگر وہ خوبرو ہونے کے ساتھ ساتھ پی۔ ایچ۔ ڈی نہیں تھے۔ وہ کسی شعبے میں اچھا خاصا کاروبار چلا رہے تھے۔

بیگ صاحب کا ۱۸ سالہ لڑکا بھی گھر میں خوش نہیں تھا۔ اگرچہ اسے ہر قسم کا آرام تھا۔ خواہشات برابر پوری کی جاتی تھیں۔ مگر اس کے رویے سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے دل میں اپنے والدین کے لیے کوئی عزت نہیں۔ بیگ صاحب کو اپنا بچپن یاد آیا کہ وہ اپنے والد کا کتنا احترام کیا کرتے تھے۔ جبکہ ان کے والد نے ان کے لیے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا تھا جتنا کہ وہ اپنے بچوں کے لیے کر رہے ہیں۔ یہاں تو ان کی زندگی کا محور و مقصد ہی بچے تھے۔ مگر ماحول نے بچوں کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ چنانچہ انھوں نے بچوں کی عافیت کی خاطر پاکستان واپس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ پہلے انھوں نے اپنی اہلیہ اور تینوں بچوں کو پاکستان بھیج دیا اور خود ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے۔ ایک ایک کر کے گھر کا سارا سامان اور جائیداد کی فروخت شروع کر دی۔ ان کا خیال تھا کہ جیسے ہی سب کچھ فروخت ہو جائے گا وہ بھی پاکستان چلے جائیں گے۔

پاکستان میں ان کے بچوں کو دوسرے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ وہاں نظام تعلیم مختلف، زبان مختلف اور معاشرتی بندشیں الگ۔ چنانچہ سال بھر میں بچے اکتا گئے اور انھوں نے کینیڈا واپسی کا ارادہ کر لیا۔ بیگ صاحب کو جب ان حالات کا علم ہوا تو انھوں نے بلا معاوضہ طویل چھٹی لی اور پاکستان چلے گئے۔

انھوں نے چاہا کہ وہ تہذیبہ کی شادی کر دیں۔ مگر ان کے عزیز و اقارب میں انھیں کوئی لڑکا اپنی حیثیت، تعلیم اور شکل و صورت کی بنا پر پسند نہ آیا۔ جو نوجوان بھی ان کے معیار پر پورے اترتے وہ صرف اسی لیے ان کی بیٹی سے شادی کے خواہشمند

تھے کہ وہ کینیڈا آ سکیں۔ اسی اثنا میں پروسٹیٹ کا وہ نوجوان جو پہلے ہی تہذیبہ کے رشتے میں دلچسپی رکھتا تھا پاکستان پہنچ گیا۔ تہذیبہ کو وہ اپنی شکل و صورت کی بنا پر بھا گیا اور بیگ صاحب نے بھی اسے پاکستان کے مقامی لڑکوں کے مقابلے میں بہتر جانا۔ چنانچہ بغیر کسی چھان بین کے ایک سادہ سی تقریب میں شادی ہو گئی۔ بعد میں وہ دونوں ہیوسٹن روانہ ہو گئے۔

بقیہ دو لڑکوں کی پاکستان میں ٹھیک سے تعلیم نہیں چل سکی۔ ویسے بھی وہاں منتقلی اتنی تھی کہ بیگ صاحب کو کینیڈا میں ملازمت کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا پچاس سالہ بیگ صاحب اپنے لڑکوں اور بیوی کے ساتھ پھر ٹورانٹو واپس آ گئے۔ ان کے اپنے دونوں مکان اور اپارٹمنٹ بک چکے تھے۔ اب وہ نئے سرے سے زندگی شروع کرنی پڑی۔ ان کا بڑا لڑکا جس کی عمر اب ۱۹ سال ہے عجیب قسم کے ڈپریشن کا شکار ہے۔ تعلیم حاصل کرنے سے دلچسپی نہیں۔ گھر میں بند پڑا رہتا ہے۔ اکثر خاموش رہتا ہے۔ کبھی کبھی والدین سے گرم و سرد زبانیں بھی ہو جاتی ہیں۔ چھوٹا لڑکا اچھی ہائی اسکول میں ہے جس کے گریڈ اچھے نہیں ہیں۔

گزشتہ ہفتے بیگ صاحب سے اچانک ملاقات ہو گئی۔ بڑے پژمردہ تھے۔ ایک ڈونٹ شاپ میں کافی پیتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ تہذیبہ جو اب دو جوان بچوں کی ماں ہے، ہیوسٹن سے واپس آ گئی ہے اور اب اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرنے کی کاروائی کر رہی ہے۔ ایسے ہیوسٹن پہنچتے ہی پتہ چل گیا تھا کہ اس کے شوہر کی پہلے ہی سے ایک پاکستانی بیوی تھی جو ہیوسٹن میں اسی کے اسٹور میں منیجر تھی۔ تہذیبہ کو حالات کے تحت اپنے شوہر کی دوسری بیوی ہونا بھی منظور تھا۔ مگر وہ شخص نہ صرف اسے دن بھر اپنے کاروبار میں مصروف رکھتا بلکہ اس پر تشدد بھی کرتا۔ اس مار پیٹ سے تنگ آ کر وہ شوہر کو چھوڑ کر آ گئی ہے۔ اس کے بڑے بیٹے کی دوست نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے۔ لہٰذا اب پھر وہ ایک دوسرے سے ملنے لگے ہیں۔

شاید آج بیگ صاحب اتنے پریشان اور پشیمان نہ ہوتے اگر ان کی زندگی کی ترجیحات مادی آسائشیں نہ ہوتیں۔ چھوٹے گھر میں قناعت کی زندگی ہوتی، بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزرتا، زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوتی اور بچے بھی اسی سانچے میں ڈھلتے۔ تب زندگی کے ساتھی کا انتخاب کرتے ہوئے ان کی کسوٹی دوسرے شخص کی دولت، دنیاوی تعلیم یا معاشرتی حیثیت نہ ہوتی بلکہ ایمان و تقویٰ ہوتی ۔۔۔ اور وہ اس ڈپریشن سے بھی بچ جاتے جس نے انھیں ناکارہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

ارشاد ادریسی

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سلام کی تکمیل مصافحہ ہے"۔ (جامع ترمذی، ابی داؤد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہو اور وہ مصافحہ کریں اور اس کے ساتھ اللہ کی حمد اور اپنے لئے مغفرت طلب کریں تو ان کی مغفرت ہو جائے گی"۔ (ابی داؤد)

عطاء خراسانی تابعی سے (بطریق ارسال) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "تم باہم مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں باہم محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دور ہوگی"۔ (موطا امام مالک)

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے ان کو دودھ اور ہرنی کا ایک بچہ اور ککڑیاں دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وادی مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، کلدہ کہتے ہیں کہ میں یہ چیزیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور نہ میں نے سلام کیا اور نہ حاضری کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور "السلام علیکم ءادخل" (السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں) کہہ کر اجازت مانگو۔ (جامع ترمذی، ابو داؤد)

جفا اور وفا کے معرکے

ابو ظفر زین

حضرت عبداللہ بن زبیر کی صورت خلیفہ عبدالملک بن مروان کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتے تھے چنانچہ اہل حجاز اور اہل عراق نے عبداللہ بن زبیر کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ اور عراق و حجاز میں ان کی جداگانہ خلافت قائم ہو گئی۔ خلیفہ عبدالملک حضرت عبداللہ کی خلافت کو اپنے لئے خطرناک سمجھتا تھا اس لئے اس نے حجاز پر چڑھائی کر دی حضرت عبداللہ کو شکست ہو گئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ عبدالملک کے سپہ سالار حجاج بن یوسف نے شہر مکہ کا محاصرہ کر لیا جو حجاز کا صدر مقام تھا اس نے مکہ شہر پر منجنیقوں سے سنگ باری کی۔ ابتدا میں ابن زبیر مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ حالات خراب سے خراب تر دیکھ کر آپ کے بہت سے ساتھی چھوڑ کر چلے گئے۔

ایسی صورت میں آپ اپنی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جو حضرت زبیر بن عوام مشہور صحابی کی بیوی تھیں عرض کیا: "والدہ محترمہ میں اس وقت بالکل بے یار و مددگار ہوں، میرے پاس گنتی کے چند آدمی رہ گئے ہیں۔ حالات انتہائی نازک ہیں شکست سامنے نظر آ رہی ہے، بتائیے میں کیا کروں؟"

جواب میں اس خاتون نے جو کچھ فرمایا وہ سنہری حروف سے لکھنے کے لائق ہے کہا: "بیٹے! اگر تو حق و ایمان کے لئے لڑ رہا ہے تو خواہ تو تنہا ہی کیوں نہ رہ جائے حالات کا ہر طرح مقابلہ کیے جا یہاں تک کہ تو حق و صداقت پر قربان ہو جائے یا حق و صداقت کا بول بالا ہو جائے۔ اگر تجھے دنیاوی جاہ و مال و دولت کی خواہش ہے تو جس قدر جلد تیری آنکھ بند ہو جائے بہتر ہے یہ سچ ہے کہ دشمن کی طاقت بہت زیادہ ہے لیکن اگر تو حق کی راہ پر ہے تو تجھے مرتے دم تک لڑنا ہوگا۔ جا جہاد حق میں اپنا فرض پورا کر۔"

ماں کی نصیحت نے بیٹے کو بہت ہمت و شجاعت عطا کر دی۔ ان میں ایک نیا حوصلہ پیدا ہوا وہ بڑی بہادری سے لڑتے رہے یہاں تک کہ امانت جان خالق حقیقی کے سپرد کر دی مگر نا صبر کے آگے سر نہ جھکایا۔

صحت و زندگی

بلڈ پریشر
ایک مہلک بیماری

بلڈ پریشر کیا ہے؟ بلڈ پریشر یعنی خون کے زائد دباؤ کو طبی اصطلاح میں فشار الدم کہتے ہیں۔ اس مرض کو اس کی وسعت کے پیش نظر ایک جدید مرض کہا جاتا ہے۔ یہ مرض دوسری جنگ عظیم کے بعد وسیع پیمانے پر پھیلا ہے۔ لیکن ایسا قطعی نہیں ہے کہ پہلے زمانے میں اس مرض کا نام نشان تک نہ تھا۔ اس مرض کا وجود تو دوسرے بے شمار امراض کی طرح زمانۂ قدیم سے تھا۔ البتہ دور جدید میں زندگی کی بے سکونی اور ناقص خوراک کے سبب بلڈ پریشر کے مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

آج دنیا کے بیشتر ممالک میں دل کے امراض اور ہائی بلڈ پریشر کے سبب ہونے والی اموات کا نمبر دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے پھیلاؤ کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف آسٹریلیا میں ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور ہندوستان میں ساٹھ فیصد آبادی ہائی یا لو بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا ہے۔

بلڈ پریشر بذات خود ایک ایسا مہلک مرض ہے جو شدید ترین حالات میں انسان کو موت کے دہانے پر کھڑا کر دیتا ہے۔ اس مرض کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی تہہ میں عموماً کوئی نہ کوئی دوسرا مرض بھی ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں بلڈ پریشر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان کا قدرتی مدافعتی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ایسے حالات میں انسانی جسم کا کوئی بھی عضو اتنا متاثر ہوتا ہے کہ اپنی کارکردگی چھوڑ دیتا ہے۔

اس سلسلے میں دوران خون کے نظام سے وابستہ اعضاء، مثلاً دل، خون کی نالیاں اور گردے خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

تاہم یہ بات ہر مریض پر صادق نہیں آتی بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں یہ مرض بالکل مجرد شکل میں پایا جاتا ہے۔ ان کا دل، گردے اور متعلقہ اعضاء بالکل درست کام کرتے رہتے ہیں۔

نارمل یا عام بلڈ پریشر خون کے اس دباؤ کو کہتے ہیں جو خون شریانوں اور دل کی دیواروں پر ڈالتا ہے۔ یہ دباؤ خون میں دل کے دھڑکنے کے عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ دراصل دل ایک پمپ ہے جو صاف خون کو دباؤ ڈال کر شریانوں کی مدد سے انسانی جسم کے مختلف اعضاء تک پہنچاتا ہے۔ یہ خون شریانوں اور دل کی دیواروں پر جو زور یا دباؤ ڈالتا ہے اسے اس وقت تک قدرتی یا نارمل بلڈ پریشر کہتے ہیں جب تک شریانیں اور دل کی دیواریں اپنی قدرتی حالت میں رہتی ہیں۔ اگر یہ قدرتی دباؤ نہ ہو تو خون کا باریک نالیوں میں سفر کرنا ممکن نہیں۔

مگر خون کا دباؤ جب معمول سے زائد ہو جائے تو اسے ہائی اور کم ہو جائے تو اسے لو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کی صورت میں خون کا دباؤ شریانوں میں بڑھ جاتا ہے۔

خواتین کا صفحہ

اب اگر یہ دباؤ بڑھتا چلا جائے تو اتنا شدید بھی ہو سکتا ہے کہ اس دباؤ سے کوئی نالی پھٹ جائے۔ دوسرے لفظوں میں پھٹنے والی نالی دل یا دماغ کے جتنی قریب ہوگی، مریض بھی موت کے منہ سے اتنا ہی قریب ہوگا۔

مثال کے طور پر ایک پتلے اور لچکدار غبارے میں جب پمپ سے ہوا بھری جاتی ہے تو ضرورت سے زائد ہوا بھر جانے کے سبب وہ اسی جگہ سے پھٹتا ہے جہاں دوسری جگہ کی نسبت زیادہ پتلی اور کمزور ہوتی ہے۔

مزید یہ کہ اگر کسی شخص کا بلڈ پریشر نارمل ہے تب بھی غصے، خوف، گھبراہٹ، پریشانی اور اعصابی تناؤ کے عالم میں سسٹالک بلڈ پریشر کچھ زیادہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سگریٹ پینے، ورزش کرنے یا بھاگ کر بس پکڑنے اور ڈٹ کر کھانا کھانے کے بعد بھی سسٹالک بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس زیادتی سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایک صحت مند آدمی میں یہ زیادتی نصف گھنٹے کے اندر خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کے عوامل: ہائی بلڈ پریشر کے تین عوامل ہیں —

۱۔ خون سپلائی کرنے والی رگیں
۲۔ خون
۳۔ دل

خون کی رگوں کے اندر مختلف اسباب کی بنا پر فاسد مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر دل، جب خون کو شریانوں میں دھکیلتا ہے تو شریانوں کی لچک کم ہو جانے کی وجہ سے یہ شریانیں معمول کی نسبت خون کا دباؤ زیادہ محسوس کرتی ہیں۔

شریانوں کے اندر پیدا ہونے والی اس مزاحمت کے نتیجے میں دل کو رگوں میں خون سپلائی کرنے کے لیے زائد محنت کرنا پڑتی ہے۔ اسی لیے دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے دل پر بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

دوسری صورت میں اگر انسان کا دل کمزور ہو تو دل کی کارکردگی سست پڑ جاتی ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ خون کی بناوٹ میں مختلف اجزاء شامل ہوتے ہیں اس لیے ان اجزاء کی کمی بیشی کے باعث خون معمول سے زیادہ گاڑھا ہو جائے تب بھی شریانوں میں بہتے وقت انھیں زیادہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے نتیجے کے طور پر بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔

بلڈ پریشر کے مریض عام طور پر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن میں خاصی جسمانی طاقت موجود ہوتی ہے۔ اس لیے پریشانیوں اور فکروں کی جانب سے بے توجہی کے ساتھ مناسب غذا کا استعمال کرنا شروع کیا جائے تو جسم خود بخود صحت یابی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔

غذائی علاج: روزمرہ کی غذا میں بھاری غذائیں مثلاً گوشت، انڈا کی مقدار کم کر دیں اگر بیماری کے دوران بالکل چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ دوپہر اور رات کے کھانے میں جتنی خوراک کھاتے ہیں اس میں اتنی کمی کر دیں کہ تھوڑی سی بھوک باقی رہے۔ زائد نمک، گرم مصالحے، چٹنی، اچار، مربوں سے پرہیز کریں۔ اپنی غذا کو ۲ اجزاء پر مشتمل رکھیں۔ پہلے میں پھل، سبزیاں، سلاد اور دودھ کی مقدار ۸۰ فیصد رکھیے اور دوسرے جز میں لحمیات کو ۲۰ فیصد رکھیں۔

تازہ بہ تازہ

عالمی اردو کانفرنس

بھارت میں عالمی اردو کانفرنس نومبر کے تیسرے ہفتے میں منعقد ہو رہی ہے، اس میں "عالمی اردو ایوارڈز" بھی دیے جائیں گے، جو اردو زبان کو عام کرنے اور اس کی خدمت کے اعتراف میں دیے جا رہے ہیں۔ ہر ایوارڈ ایک توصیف نامہ اور گیارہ ہزار روپے کے انعام پر مشتمل ہے۔ ان ایوارڈز کی کل تعداد ۱۵ ہے اور ان میں سے تین ایوارڈز پاکستانی افراد کو دیے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ نظام حیدرآباد ایوارڈ، اردو تعلیم کو عام کرنے کے لیے جامعہ کراچی کے استاد میرزادہ تبسم کو دیا جا رہا ہے۔
۲۔ اردو غزل کو مقبول بنانے پر بیگم اختر ایوارڈ پاکستانی غزل گو فریدہ خانم کو دیا جائے گا۔
۳۔ شاعری کا حسرت موہانی ایوارڈ احمد فراز کو دیا جا رہا ہے۔



عزیز احمد (کتابیات)

مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کی طرف سے ڈاکٹر مرزا حامد بیگ کا مرتب کردہ کتابچہ "عزیز احمد (کتابیات)" شائع ہو گیا ہے۔ جس میں عزیز احمد کی تصانیف اور ان کے بارے میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست دی گئی ہے۔ اس میں اردو کے ادیب اور ناقد عزیز احمد مرحوم کے کام کا تعارف شامل ہے۔

ترقی پسند ادب کا نیا ایڈیشن

عزیز احمد کی مشہور کتاب "ترقی پسند ادب" کا نیا ایڈیشن عصری مطبوعات کراچی نے شائع کیا ہے۔ نئے ایڈیشن کا مقدمہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے تحریر کیا ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات، قیمت ۸۰ روپے ہے۔

آپ کے مسائل

میرے بچوں کو ایک دوسرے سے شدید نفرت ہے

باجی! میرے دو بچے ہیں۔ جو ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ وہ اب بچے نہیں رہے ایک یونیورسٹی میں اور دوسرا کالج میں ہے۔ خدا جانے انہیں ایک دوسرے سے نفرت کیوں ہے وہ ہر وقت ایک دوسرے کی کاٹ میں رہتے ہیں۔ ایک ذرا سی بھی بات کریں فوراً وہ ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں ایک دوسرے کی شکایتیں کرتے ہیں۔ ایک لمحہ بھی ایک جگہ بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے ہیں۔ میں اس بات سے بہت خوفزدہ ہوں کہ ان کے اس طرح کے اختلافات کیا رنگ دکھائیں گے اور آگے چل کر کیا ہوگا یقین کریں وہ بھائی نہیں ایک دوسرے کے دشمن لگتے ہیں۔ مجھے سوتیلے بھائیوں میں بھی ایسی دشمنی نہیں ہوتی ہے۔ جیسی ان لڑکوں میں ہے۔ اور یہ لوگ بہت زیادہ ناز سے پلے ہیں۔ خدا کے لئے میری مدد کریں۔

(ف۔ م بی۔ ٹورنٹو)

ج: بعض خاندانوں میں بھائیوں کی آپس میں حسد و جلن شامل ہوتی ہے اس کی جڑیں اکثر بچپن میں والدین کے غلط سلوک سے ہوتی ہیں جس میں وہ ایک بچے کو اچھا اور دوسرے کو برا کہتے ہیں یا ان میں مقابلہ کرتے ہیں۔ یا ہر وقت انہیں ایک دوسرے کی مثالیں دیتے ہیں۔ یہ بات والدین خاص طور پر قریبی رشتہ دار یا ماموں، پھوپھی وغیرہ پیدا کرتے ہیں وہ کسی ایک بچے کو مستقل نظر انداز کرتے ہیں۔ دوسرے بچے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور بچوں کا موازنہ کرتے ہیں بعض گھرانوں میں یا قریبی رشتہ دار بچوں کو پسند کرتے ہیں اور ایک بچے کو ایک پارٹی اچھا کہتی ہے اور دوسرے کو دوسری پارٹی۔ اس طرح پسند یا ناپسند کرتے ہیں یا ایک بچے کو اپنا بنا لیتے ہیں اور اس کے مقابلے میں دوسرے بچے کی خامیاں تلاش کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری پارٹی بھی یہی رول ادا کر رہی ہوتی ہے۔ چنانچہ بچے میں جلن و حسد و مقابلہ کا شکار ہو جاتے ہیں ان میں فاصلہ، نفرت اور حسد پیدا ہو جاتا ہے بعض جگہ بچوں کو شطرنج کے مہرے کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی ننہیال اور ددھیال والے ایک دوسرے میں کیڑے نکالنے ایک دوسرے میں خامیاں تلاش کرنے کے لئے بچے کو استعمال کرتے ہیں اور دونوں بچے اس جھگڑے میں آپس میں مقابلہ اور نفرت پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ بڑا خطرناک عمل ہے والدین کو بچوں کے بیدا ہونے کے بعد اس بات پر سب سے زیادہ نظر رکھنی چاہیے کہ کسی بچے کو کسی پر فوقیت نہ دی جائے۔ نہ کسی بچے کو زیادہ پیار کیا جائے اور نہ کسی کو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کی جائے اور یہ خیال رہے کہ قریبی رشتہ دار ایسا کر رہے ہیں تو انہیں سختی سے روک دیا جائے۔ کبھی کبھی تلافی کے طور پر جس بچے کو نظر انداز کیا جا رہا ہو والدین اس بچے کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں گو وہ احساس کمتری اور برابر احساس رقابت کا شکار نہ ہو جائے۔ بہرحال یہ سچ ہے آپ کی غفلت اور نادانی سے لیا گیا ہے اس کا تدارک جلد لینا چاہیے تھی، اب تو بہت دیر کر دی ہے۔ بہرحال بچوں کو بلا کر پیار و محبت سے طریقے سے واقعات سے تدریجاً ایک دوسرے میں محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔



مردوں سے نفرت

باجی! بچپن میں میرے ساتھ ایک خوفناک حادثہ پیش آیا تھا اس حادثے نے میرا ذہنی توازن خراب کر دیا تھا۔ میں تمام مردوں سے خوفزدہ ہو گئی حتیٰ کہ اپنے والد اور بھائی کو بھی دیکھ کر چیخیں مارا کرتی تھی۔ میری والدہ نے میرا بڑا علاج کروایا۔ اس سے اتنا ضرور ہوا کہ مردوں کے سامنے آ جاتی تھی اور اب جبکہ میری عمر بیس سال کی ہو گئی ہے اور میں تمام باتیں سمجھنے کے قابل ہو گئی ہوں۔ مجلسوں سے بھی خوفزدہ ہوں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ شاید میں شادی کی زندگی کے قابل ہی نہیں ہوں میرے رگ و ریشے میں مردوں سے نفرت رچ بس گئی ہے۔ میں کسی شخص کو شوہر کی حیثیت سے قبول نہیں کر سکتی۔

(فرخندہ - بلیک برن)

ج: بعض حادثات یا واقعات یا حادثات جن میں انسان اپنی مرضی کے بغیر پھنس جاتا ہے وہ اس کی اصلاح یا غلطی نہیں ہوتے۔ اور اس کا وہ بیچارا خمیازہ بھگتتا ہے۔ تو کیا کبھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی؟ یہ بات نہیں ہے۔ دراصل معصومیت اور نادانی اور کھیل کی عمر میں ایسے تباہ کن حادثے سے گزرنا ایک شریف بچی کے لئے تقریباً جان لیوا بات ہے۔ لیکن پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس کی ذمہ دار نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹری چیک اپ نے اب آپ کو نارمل قرار دے دیا ہے۔ تیسری بات یہ کہ اس حادثے کا ریکارڈ پولیس اور ڈاکٹر کے پاس موجود ہے اور اس کو گزرا ہوئے ایک مدت گزر چکی ہے۔ ظاہر ہے کہ خاندان والوں کے علم میں یہ حادثہ رہا ہوگا اور اس کے باوجود آپ کی اچھی پاکیزہ اور نیک شخصیت دیکھ کر سب لوگ رشتے طلب کر رہے ہیں تو اب آپ کو سوچنا چاہیئے۔ یہ سچ ہے کہ آپ کے دل میں مردوں سے نفرت بیٹھ گئی ہے۔ لیکن ساری زندگی باپ اور بھائی نے آپ کے لاڈ اٹھائے ہیں آپ کے دکھوں میں ساتھ دیا ہے۔ آپ ان کا حسن سلوک دیکھیں، ان کی محبت، وہ مرد ہی تو تھے۔ اب جبکہ مرحلۂ زندگی کا ایک پیارا رخ آپ کے سامنے ہے۔ شادی وہ اپنی ذمہ داری پر کر رہے ہیں آپ کو اپنے دل سے یہ نفرت ختم کر دینی چاہیئے۔

توہین

ایک لڑکی پارلیمنٹ میں ایک رکن نے دوسرے سے کہا۔
"تم سے تو چڑیا گھر کے جانور اچھے ہیں۔"
اس پر دوسرے فریق نے سخت احتجاج کیا اور اسپیکر کی طرف رخ کر کے کہا کہ "یہ انتہائی غیر پارلیمانی زبان ہے۔" معزز رکن کو جانوروں سے مقابلہ نہ کرنا چاہیئے اس پر پہلے رکن نے اظہار معذرت کرتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم نہیں تھا کہ جانوروں کی توہین ہوتی ہے۔"

ادب و ثقافت

بعض شاعروں کا کلام اُن کے مجموعہ کلام کے بوجھ تلے دب کر رہ جاتا ہے

سخن در سخن
خامہ بگوش کے قلم سے

ہمیں یہ دعویٰ تو نہیں ہے کہ ہمارا ادبی مذاق نہایت اعلیٰ درجے کا ہے، لیکن اتنا ہم ضرور جانتے ہیں کہ بعض اعلیٰ درجے کے شاعر ہمارے ادبی مذاق کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ بلکہ ہمارے ہی ادبی مذاق کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ ایسے شاعروں میں سرفہرست جناب محسن بھوپالی ہیں۔ یہ وہی محسن بھوپالی ہیں جن کے بارے میں فیض احمد فیض نے بھوپال کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھوپال کے ہم پر بڑے احسانات ہیں، اس شہر نے ہمیں محسن بھوپالی جیسا شاعر اور ثریا بھوپالی جیسا کردار دیا جس پر فلم بنائی گئی۔ یہ دوسری بات ہے کہ فلم چل گئی اور شاعر رہ گیا۔

بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ فلم کے چلنے اور شاعر کے رہ جانے والی بات یاروں کا اضافہ ہے۔ فیض صاحب نے صرف یہ کہا تھا کہ بھوپال کے ہم ممنون ہیں کہ اس شہر نے علامہ اقبال کی مہمان نوازی کی اور محسن بھوپالی جیسا اچھا شاعر ہمیں دیا۔ قطع نظر اس سے کہ فیض صاحب نے علامہ اقبال اور محسن بھوپالی کو برابر کا درجہ دے دیا ہے، یہ ماننا پڑے گا کہ فیض صاحب بڑے ظرف کے آدمی تھے۔ کسی کے نوالے بھی احسان کو ممنونیت کے جذبے کے ساتھ یاد رکھتے تھے۔ مرحوم کی سوانح عمری میں جب ان کی اعلیٰ ظرفی کا ذکر آئے گا تو محسن بھوپالی کا حوالہ ضرور دیا جائے گا کہ فیض صاحب نے انہیں بھوپال کے احسانات میں شمار کیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ محسن بھوپالی آئندہ چل کر اسی حوالے سے پہچانے جائیں گے۔ ان کی شناخت کے لیے ان کی شاعری کافی ہے۔ بلکہ ایک ہی شعر کافی ہے جو یہ ہے:

نیرنگیٔ سیاستِ دوراں تو دیکھیے
منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

کون ہے جس نے یہ شعر نہیں سنا۔ محسن بھوپالی کے لیے یہ اعزاز کم نہیں ہے کہ ان کا مذکورہ شعر اردو زبان کے مشہور ترین اشعار میں سے ہے۔ ممکن ہے حاسد یہ کہیں کہ محض ایک شعر کی بنیاد پر شاعر کہلانا فخر کی بات نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ہمارے درمیان بے شمار ایسے شاعر موجود ہیں جن کے دیوانوں میں کام کا ایک شعر بھی موجود نہیں ہے۔ اور پھر محسن بھوپالی کے لیے وجہ اعزاز ایک ہی شعر نہیں، اور بھی کئی شعر ہیں، افسوس کہ وہ شعر مشہور نہیں ہو سکے۔ ان کے مجموعہ ہائے کلام میں دب کر رہ گئے۔ یہ بھی مقامِ شکر ہے کیونکہ آج کل کے شاعر تو خود ہی اپنے مجموعہ ہائے کلام کے بوجھ تلے دب کر رہ جاتے ہیں۔

محسن بھوپالی کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے وہ ایک صنفِ سخن "نظمانے" کے بانی ہیں۔ انہوں نے بے شمار نظمانے لکھے ہیں۔ اور لفظ "نظمانہ" بھی انہیں کی اختراع بلکہ ایجاد ہے۔ اردو میں مضامینِ نو کے انبار لگانے والے اور نت نئے اسالیبِ سخن ایجاد کرنے والے شاعر بہ درجہ مل جاتے ہیں لیکن ایسا کوئی شاعر نظر نہیں آتا جس نے کوئی لفظ ایجاد کیا ہو۔ ماضی و پر برنگ افسانہ نگار ابوالفضل صدیقی نے فرمایا تھا کہ لفظ "نظمانہ" اس قابل ہے کہ اسے اردو ڈکشنری بورڈ کی زیرِ تدوین ڈکشنری میں شامل کر لیا جائے۔ ہم اس تجویز کی تائید کرتے ہیں۔

محسن بھوپالی صرف شاعری تک محدود نہیں۔ نثر کو بھی انہوں نے ذریعۂ اظہار بنایا ہے۔ حال ہی میں ان کی کتاب "قومی یکجہتی میں ادب کا کردار" شائع ہوئی ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ اس کتاب کو وہ شہرت نہیں ملی جس کی یہ مستحق ہے۔ اس حق تلفی کی وجہ یہ ہے کہ پوری کتاب میں محسن بھوپالی کی صرف چند سطریں ملتی ہیں، باقی جو کچھ ہے وہ ادبی مشاہیر کا لکھا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہ ایک درجن ادیبوں کے انٹرویوز کا مجموعہ ہے۔ یہ انٹرویو کراچی کے ایک اخبار میں ابوراشد کے نام سے شائع ہوئے تھے۔ محسن بھوپالی نے کتاب کے دیباچے میں بتایا ہے کہ "ابوراشد" انہیں کا قلمی یا فرضی نام تھا۔ ہمارے پاس محسن بھوپالی کے اس دعوے کو رد کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لیے ہم یہ تسلیم کیے لیتے ہیں کہ ابوراشد انہیں کا فرضی نام تھا۔ تاہم موصوف سے ہم یہ سوال ضرور کریں گے کہ مفید کام فرضی نام سے اور شاعری خود اپنے نام سے چھپوانے کی جو روایت انہوں نے قائم کی تھی اس سے انحراف کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اگر یہ کتاب ابوراشد ہی کے نام سے چھپتی تو زیادہ بہتر تھا تاکہ لوگ سنجیدگی سے اس کی طرف توجہ کرتے۔ کتاب کا بنیادی موضوع وہی ہے جو اس کا نام ہے یعنی محسن بھوپالی نے ایک درجن ادیبوں سے اس سوال کا جواب حاصل کیا ہے کہ قومی یکجہتی میں ادب کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہر ادیب نے اپنی بساط کے مطابق جواب دیا ہے۔ اور بڑے بڑے دعوے کیے ہیں کہ ادب یہ کر سکتا ہے وہ کر سکتا ہے لیکن ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری نے اس سوال کی جڑ ہی کاٹ دی ہے۔ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں ادب کوئی مؤثر قوت نہیں ہے۔ اول تو پورے ملک میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے، اور ان پڑھے لکھوں میں ادب سے دلچسپی لینے والے اور بھی کم ہیں۔ ادب کی رسائی شہری آبادی کے ایک چھوٹے سے حصے تک ہے۔ اس لیے ادب تو قومی یکجہتی کے لیے کوئی مؤثر ذریعہ نہیں بن سکتا۔

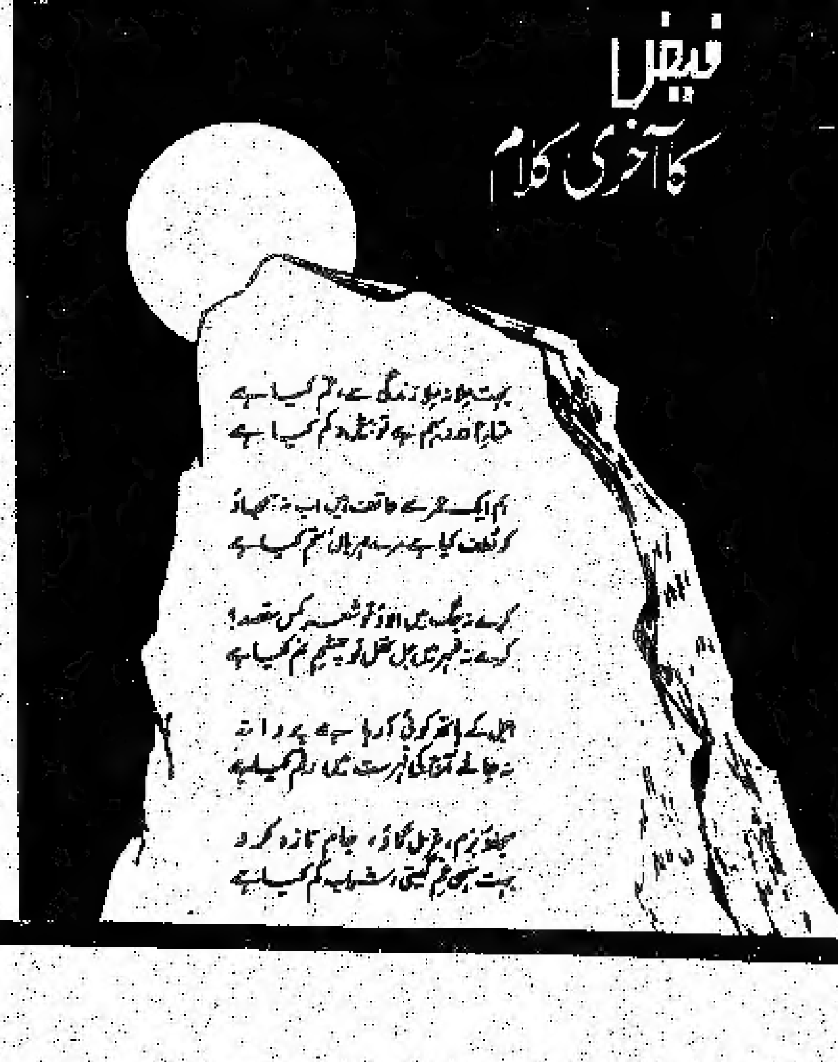
ڈاکٹر صاحب کے اس جواب کے بعد اگرچہ باقی گیارہ ادیبوں کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں تھی، تاہم بعض ضمنی سوالات کی وجہ سے کتاب خاصی دلچسپ بن گئی ہے۔ مثلاً محشر بدایونی سے سوال کیا گیا کہ بہت دنوں سے آپ نے کوئی قومی و ملی نظم نہیں لکھی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے جواب میں محشر صاحب نے فرمایا "اس سوال کا جواب تو میرے ذہن میں وضاحت سے موجود ہے۔ میں نے ۱۹۳۸ء سے باقاعدہ شاعری شروع کی۔ زیادہ مطالعہ میر، غالب، اقبال اور حسرت کا رہا۔ شعر گوئی کے معاملے میں میں نے اپنے دل میں کوئی امنگ کی ایسی محسوس نہیں کی جو مجھے غزل کے تقاضے پورے کرنے میں مدد دیتی۔ پتا نہیں کیوں عشق کی ایسی واردات سے میری زندگی کا دامن ہمیشہ تہی رہا۔ بلکہ ابتدا میں سخت کشمکش سے دوچار بھی رہا کہ غزل جو ادب کی نہایت اہم صنف ہے، میں کس طرح اس تک دسترس حاصل کروں۔"

"سوال از آسمان، جواب از ریسماں" شاید ایسے ہی موقعوں پر بولتے ہیں۔ محشر صاحب سے ان کی قومی و ملی شاعری کی کیفیت پوچھی گئی تھی، لیکن انہوں نے غزل گوئی کے متعلق معلومات بیان فرما دیے۔ بہرحال اس جواب سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ محشر صاحب اپنے ابتدائی زمانے میں کسی عشقیہ واردات سے محرومی کی وجہ سے غزل گوئی کی طرف توجہ نہ کر سکے مگر اب تو وہ غزلوں کے کئی مجموعوں کے مصنف ہیں اور ہر مجموعہ عشقیہ اشعار کی کثرت کی وجہ سے اچھی خاصی "جائے واردات" نظر آتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں بزرگ نقاد حضرت مجنوں گورکھپوری نے موجودہ ادبی صورت حال کے بارے میں فرمایا: "ترقی پسند تحریک کوئی واضح دستور العمل نہ ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکی ہے۔ حلقۂ اربابِ ذوق کا رجحان شروع سے منفعل رہا ہے۔ بیمار ذہنیت کے لوگ تھے۔ ۔ ۔ ۔ ایک بار کراچی میں حلقے کے ایک اجلاس میں ضیا جالندھری سے میں نے کہا سند دیجیے تو کہنے لگے ہم سے اصول پوچھیے، سند نہ مانگیے۔"

ترقی پسند تحریک کے بارے میں مجنوں صاحب نے جو کچھ فرمایا، ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ یہ تحریک نہ صرف ختم ہو چکی ہے بلکہ کچھ عرصہ قبل گولڈن جوبلی کے نام پر اس کی پچاسویں برسی بھی منائی جا چکی ہے۔ لیکن ہمیں مجنوں صاحب کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے کہ حلقۂ اربابِ ذوق بیمار ذہنیت کے لوگوں کی جماعت ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے ضیا جالندھری کا جو واقعہ سنایا ہے، اس سے بھی حلقے والوں کی بیمار ذہنیت کا نہیں، صحت مند ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ضیا جالندھری کے پاس جو چیز تھی ہی نہیں، وہ آپ نے مانگی کیوں؟ آپ جیسے بزرگ کو، صاف جواب تو دے نہیں سکتے تھے۔ اس لیے ضیا صاحب کے پاس کچھ اصول تھے، وہ انہوں نے پیش کر دیے۔ اگر یہ اصول آپ کے کام کے نہیں تھے تو اس میں ان کا کیا قصور؟ یہ مسئلہ الگ ہے کہ حلقۂ اربابِ ذوق والوں کے اصول کبھی خود ان کے کام نہیں آئے تو دوسروں کے کیا کام آئیں گے۔

●●



جلیل عالی

*

بسم اللہ ابجد

وُہ رُوحِ عالم
کہ جو زمانوں کی ابتدا ہے
کہ جو زمینوں کی، آسمانوں کی
سب جہانوں کی انتہا ہے
وُہ جوہرِ اعتبارِ ہستی
جو سب میں شامل بھی ہے مگر
سب سے ماورا ہے

جیسے فضا میں
کبھی کبھی آوارہ بادل
یا کسی تصویر کی صورت بن جاتے ہیں

جیسے درختوں کی شاخوں پر
کبھی کبھی سرمست ہواؤں کے جھونکوں سے
پتوں کی آوازیں
ہم آہنگ سُروں میں ڈھل جاتی ہیں

جیسے کوئی ننھا سا بچہ
پہلی بار اچانک اک دن
ٹوٹے پھوٹے لفظ جوڑ کر
پوری بات بنا لیتا ہے

غزلیں

سپرد ہیں ہر کسی کو احوال اپنے اپنے
اٹھائے پھرتے ہیں ہم سوال اپنے اپنے

کسی کو کیا فیض دے یہاں رہبری کسی کی
لیے پھریں ہر کسی کو جنجال اپنے اپنے

نشاط لمحوں کو صید کرنے کی آرزو میں
بچھائے بیٹھے ہیں سب یہاں جال اپنے اپنے

الگ الگ ہر کسی کی پرواز کا زمانہ
ہوا، فضا، آسماں، پر و بال اپنے اپنے

جو دوسروں کی نگاہ کے آئینے نہ ہوتے
تو دل کہاں ڈھونڈتے خد و خال اپنے اپنے

جب بھی بادل بارش لائے شوق جزیروں سے
خوشہ خوشہ لفظ کی شاخیں بھر گئیں ہیروں سے

تم سے ملے تو شہرِ تمنا کتنا پھیل گیا
کیا کیا خواب نئے تعبیر ہوئے تعبیروں سے

آنکھیں رنگوں کی برساتیں تک تک جھیل چکیں
دل نے کیا کیا عکس کشید کیے تصویروں سے

اُس کو چھونے کی خواہش نے ہاتھ بڑھائے تو
پھن پھیلائے نکلے کتنے سانپ لکیروں سے

عالیؔ دانش کی بستی میں اب سردار وہی
ڈھونڈ نکالے کچھ اندھیارے جو تنویروں سے

یہ اختلاف ہے کیا نقطۂ نظر سے ترے
کہ سب نکلنے لگے حلقۂ اثر سے ترے

تری پناہ میں بھی خلق بے اماں تو نہ تھی
کدھر چلے ہیں یہ کیا قافلے نگر سے ترے

ترے ہی صحن میں گرنے لگے ہیں سنگ تو کیا
چلی تھی شہر میں یہ رسم بھی تو گھر سے ترے

کبھی تو شہرِ تمنا غبارِ غم سے نکل
نظر میں گھومتے رہتے ہیں بام و در سے ترے

پلٹے جو اس نے کبھی نقطۂ نظر سے گرے
بہت رہیں گے یہی لفظ مختصر سے گرے

بچھا رہے ہیں جسے اور منزلیں کیا کیا
وہ مرحلے جو نمایاں ہوئے سفر سے گرے

جو درمیاں سے ہٹی ہے کبھی فصیلِ گماں
لرز گئے ہیں دل و جاں خود اپنے ڈر سے گرے

کہیں وفا کے کنول حرف حرف ہونٹوں پر
ملے دلوں کو نوشتے ہنر سے گرے

میں بوند بوند ترستا رہا ہوں عالیؔ
وہ موج موج گزرتا رہا ہے سر سے گرے

ضرر کا بھی نشانہ کے بہانے عالی
ساتھ لے آئیں سیلابوں کی ہوا نہ کیا کیا

*

جلیل عالی

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف دس ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

Advertisement No......
C/O Al-Hilal
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
CANADA M2H 2P6

* * *

اشتہار نمبر (۳۰۱) سعودی عرب میں چار سال سے مقیم لاہور کے ۲۸ سالہ تعلیم یافتہ لڑکے کیلئے پاکستان سے تعلق رکھنے والی کینیڈین سٹیزن لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کی بہن ٹورانٹو میں رہائش پذیر ہے۔ اور والدہ بھی ان دنوں آئی ہوئی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے سرپرست فوری طور پر اس اخبار کی معرفت رابطہ قائم کریں۔

*

کینیڈا میں رہائش پذیر بھائی اور بہن کے لیے ہندوستان کے اردو بولنے والے گھرانے کے رشتے درکار ہیں۔ لڑکا بزنس مین ہے عمر ۳۶ سال اور تعلیم بی اے ہے۔ لڑکی کی عمر ۲۸ سال اور تعلیم ماسٹرز ہے۔ ایک ہی خاندان سے دونوں رشتے قابل ترجیح ہونگے۔

P.O. BOX 234, STN. E.
TORONTO, ONT.
M4M 3G7

*

اچھی صحت کے ساتھ رہائش پذیر امریکن کینیڈین شہری ۲۸ سالہ پاکستانی، خوبصورت و خوب سیرت، دراز قد، کنوارے، سنی، تعلیم یافتہ پروفیشنل برسر روزگار لڑکے کے لیے خوبصورت خوب سیرت، تعلیم یافتہ، ۵ فٹ ۵ انچ سے اونچا قد رکھنے والی، کنواری سنی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے جلد کوائف اور ٹیلی فون نمبر کے ساتھ پتہ ذیل پر خط لکھیں۔

SARAH
P.O. BOX 460278
GARLAND, TX. 75046
USA

*

کینیڈین شہریت رکھنے والے ہوٹل پور کے سنی مسلمان، پاور انجینئر، معقول تنخواہ اور ذاتی گھر کے مالک جوان صالح کے لیے پاکستانی دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔

N. ALI
11310 - 82 A AVE.
NORTH DELTA, B.C.
V4C 2E2
PHONE: (604) 596-0376

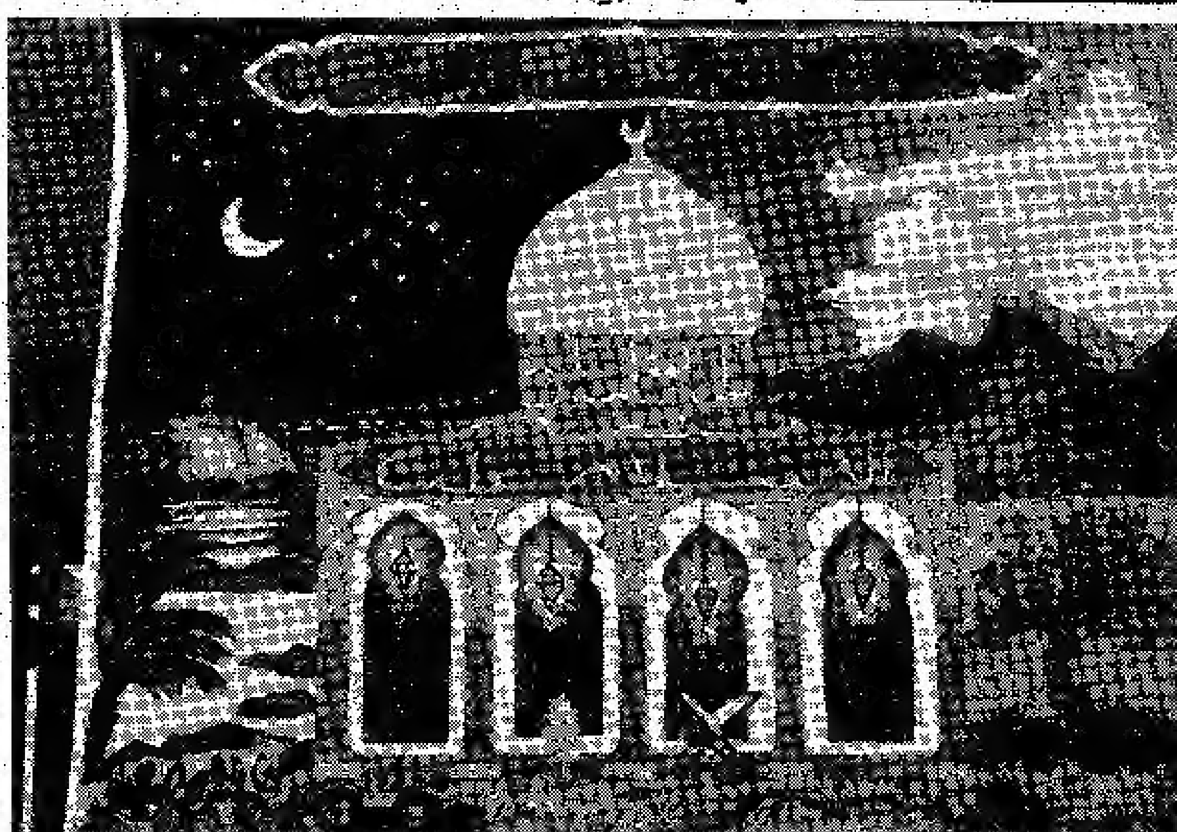
مقامی خبریں



اسلامی مصوری کی نمائش

۱۰ مارچ کو اسلامک فورم کے تحت ٹورانٹو یونیورسٹی میں مسلمان بچوں کی مصوری کی نمائش ہوئی۔ یہ نمائش انٹرنیشنل سنٹر میں تھی۔ شمالی امریکہ کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ اسلامی مصوری کو اتنے اعلیٰ پیمانے پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ تصاویر ۷ سال تا ۱۶ سال عمر کے بچوں کی انفرادی کاوشوں سے تیار کی گئی تھیں مگر تصویروں میں خوبصورت اسلامی اقدار کی جھلک اور رنگوں کے حسین امتزاج میں مصوروں کی نوعمری نہیں جھلکتی تھی۔ تصویریں اپنی خوبصورتی میں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو بہترین خطاطی میں پیش کیا گیا۔ کمپیوٹر قرآنی آیات سے آسمانوں اور اجرام فلکی کی حرکات کو پیش کیا گیا۔

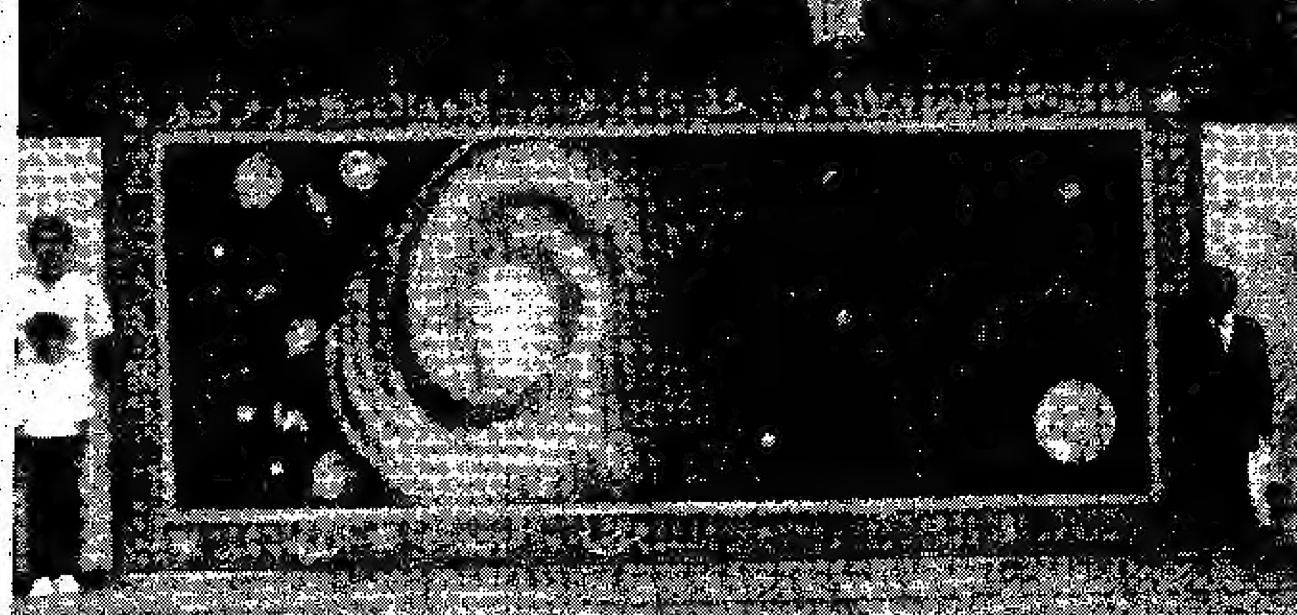
یہ تصاویر رنگین ٹول مدرسہ کے بچوں نے نگرانی نقاشی مدرسہ کے دوران تیار کیں۔ اس مدرسہ کے قابل قدر اساتذہ جناب کمال یزیدی، شاہین افضل اور مریم حسن تھے۔ یہ مدرسہ پارک ہوم طور پر اب بھی جاری ہے۔ تعلیم ہر ہفتہ اور اتوار کے دن ہوتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے برادر رشید احمد کو 742-7737 پر فون کیجیے۔



اس رنگین تصویر میں اسلام کے پانچ ارکان کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کو ایک عمارت کے چار ستونوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے



المومن ـــ اللہ تعالیٰ کا ایک حسین نام



اس MURAL میں ارضی و فلکی اجسام کو انتہائی چابکدستی سے پیش کیا گیا ہے۔ تصویر کے اردگرد اسی سلسلے کی قرآنی آیات ہیں۔

سلسلۂ ہدایت



راشد کمال ولد مفضل حسین، جیون نے ساڑھے سات سال کی عمر میں اپنے استاد جناب قاضی امین بخش کے زیر نگرانی قرآن پاک کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ راشد کمال کے والدین کو ادارہ "الہلال" کی جانب سے مبارکباد۔

بہت زیادہ کرکٹ تیز باؤلروں کو نقصان پہنچا رہی ہے، عمران خان

لندن ـــ دنیا کے کرکٹ کے ایک عظیم آل راؤنڈر پاکستانی ٹیم کے کپتان عمران خان نے انگلینڈ کے کاؤنٹی کے نظام میں خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ تیز باؤلروں کو آج کل بہت زیادہ کرکٹ کھیلنی پڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو تین میں دو سیزن کھیلنے والے تیز باؤلر ... کا سامنا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان فاسٹ باؤلر کے لئے یہ زہر قاتل ہے۔ ... جسمانی طور پر اتنا پختہ نہیں ہوتا۔ ... نوجوان اور اچھا مقام بنانے کے شوقین باؤلر معمولی زخمی ہونے کے باوجود باؤلنگ کرتے ہیں اور کپتان بھی ایک نقصان ہوتا ہے اور ... ان کو استعمال کرتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ کسی کا گھٹنا یا کمر شدید زخمی ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ باؤلنگ کی رفتار کی وجہ سے زیادہ متاثر شدید زخم ہی ہوتا ہے۔



انہوں نے کہا کہ ... سامنے آنے والے انگلینڈ کے فاسٹ باؤلروں ... ڈیلی، فوسٹر، ایگریٹ اور ... زخمی ہو جانے سے ان سب کو نقصان پہنچا۔ چار روزہ کاؤنٹی چیمپئن شپ میچوں کے بارے میں عمران خان کو یقین ہے کہ اس سے دوسرے ممالک میں کرکٹ کے معیار کو بلند کرنے میں زبردست مدد ملی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انگلینڈ کی کرکٹ کو درپیش موجودہ مسائل کی بنیادی وجہ انگلش نظام کا معیار اور مقدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ چار روزہ میچوں کا مقصد ٹیسٹ کرکٹر تیار کرنا ہے لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔

حسیب احسن اور ہارون رشید کرکٹ کے بدنام ترین نام، فیصلوں پر پاکستانی کا یکساں حق ہے، سرفراز نواز

لاہور ـــ (نمائندہ جسارت) پنجاب اسپورٹس بورڈ کے وائس چیئرمین سابق ٹیسٹ کرکٹر اور پنجاب اسمبلی کے رکن سرفراز نواز نے کہا ہے کہ کرکٹ کی قومی سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین حسیب احسن اور کمیٹی کے ارکان اعجاز بٹ اور ہارون رشید پاکستانی کرکٹ کے بدنام ترین نام ہیں۔ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سرفراز نواز نے کہا کہ اعجاز بٹ ایل سی سی کے صدر ... اور اب وہ پیپلز پارٹی کی مخالفت سے اور کرکٹ بورڈ سے اپنے تعلقات کی بنا پر ایل سی سی کے الیکشن میں تاخیر کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز بٹ پیپلز پارٹی کا استعارہ کرکٹ کے ذریعے چمکانے کی کوشش سے باز رہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر ضیاء الحق نے کرکٹ میں اعجاز بٹ کی تخریبی کارروائیوں کی وجہ سے ان پر ۱۰ سال کے لئے پابندی لگا دی تھی، لیکن جونہی یہ مدت مکمل ہوئی اعجاز بٹ کو سلیکٹر بنا دیا گیا۔ سرفراز نواز نے کہا کہ میں مسلم لیگی ہوں، لیکن کھیلوں پر ہر پاکستانی کا یکساں حق سمجھتا ہوں۔ حافظ سلمان بٹ اہم ایم ایل اے جماعت اسلامی کے رکن ہیں، اور وہ جب بھی کوئی اسپورٹس ٹورنامنٹ منعقد کرتے ہیں میں ان سے مکمل تعاون کرتا ہوں۔

سلمان تاثیر کو لاہور ایئرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا

لاہور ـــ (نمائندہ جسارت) پیپلز پارٹی پنجاب کے رہنما سلمان تاثیر کو کل صبح لاہور ایئرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔ وہ بذریعہ پرواز بیرون ملک جانے کے لیے ایئرپورٹ پہنچے تھے۔

"امریکی طیارے کے ہائی جیکروں کو تیسرے فریق نے استعمال کیا تھا"

اصل مجرموں کا سراغ چلانے میں کئی مہینے لگنے کا امکان ہے - امریکی حکام

واشنگٹن (——) لاس اینجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق امریکی استغاثہ کو توقع ہے کہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کراچی کے ہوائی اڈہ پر پان امریکن ایئرویز کے مسافر طیارہ کی ہائی جیکنگ کے پیچھے کونسا دہشت گرد گروپ ہاتھ تھا کئی مہینے بلکہ برس لگیں گے ... [illegible]

بیگم نصرت بھٹو نے وطن واپسی کا فیصلہ کرلیا

لاہور (——) پیپلز پارٹی کے بعض سرکردہ راہنماؤں کے مطالبہ پر بیگم نصرت بھٹو نے پاکستان واپس آنے کا فیصلہ کرلیا ہے ... یہ بات پارٹی کے ذرائع سے معلوم ہوئی۔

صدر کے سابق مشیر مصطفیٰ گوکل کے ذریعہ قومی خزانہ کو ۲۵ ملین ڈالر کا نقصان پہنچایا گیا

آسٹریلیا نے لاکھ ٹن گندم کی درآمد کے لئے ۳۰ ڈالر فی ٹن کی بجائے ۵۵ ڈالر فی ٹن کی شرح سے ٹھیکہ دیا گیا

قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے مشاورتی کونسل کے سربراہ کو طلب کرلیا

اسلام آباد (——) صدر مملکت کے سابق مشیر برائے جہازرانی مصطفیٰ گوکل کو آسٹریلیا سے گندم کی درآمد کے ایک سودے میں ... [illegible]

ڈیوٹی فری شاپس پر اسرائیلی اشیاء کی فروخت

کراچی (——) ڈیوٹی فری شاپس نے بعض خبروں کی وضاحت کی ہے ... [illegible]

THE NEW MINIMUM WAGE RATES IN ONTARIO

یکم اکتوبر ۱۹۸۶ء سے کم سے کم اُجرت کی نئی شرح حسب ذیل ہے (سوائے اُن ملازمین کے جو فصلوں کا کام کرتے ہیں)۔

عام شرح

عام شرح (فی گھنٹہ)	$ 4.35
شراب و بیئر پیش کرنے والے (فی گھنٹہ)	$ 3.85
۱۸ سال سے کم عمر طالب علم (فی گھنٹہ)	$ 3.50
کام سیکھنے والے (فی گھنٹہ)	$ 4.25
تعمیرات کا کام کرنے والے (فی گھنٹہ)	$ 4.35*
... کا کام کرنے والے (فی گھنٹہ)	$ 4.35*
شکار کے گائیڈ (آدھا دن)	$ 21.75
پورا دن	$ 43.50
گھروں پر کام کرنے والے (فی گھنٹہ)	$ 4.35
روزانہ	$ 35.00
(فی ہفتہ)	$191.00
(فی مہینہ)	$823.00

قیام اور طعام کا زیادہ سے زیادہ الاؤنس

کمرہ - خانگی (فی ہفتہ)	$ 20.00
غیر خانگی (فی ہفتہ)	$ 10.00
ایک وقت کا کھانا	$ 1.70
ایک ہفتے کا کھانا	$ 35.00
کھانا اور کمرہ (فی ہفتہ) خانگی کمرے کے ساتھ	$ 55.00
غیر خانگی رہائش کے ساتھ	$ 45.00

یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء سے تعمیرات اور ... کا کام کرنے والوں کی مخصوص شرح اُجرت ختم ہو جائے گی اور ان کی شرح عام کم سے کم شرح ہوگی۔

یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے فصلوں پر کام کرنے والوں کی نئی کم سے کم شرح اُجرت حسب ذیل ہوگی۔

فصلوں پر کام کرنے والے

مزدوروں کے لیے (فی گھنٹہ)	$ 4.35
طلبا عمر ۱۸ سال سے کم (فی گھنٹہ)	$ 3.50

قیام اور طعام کا زیادہ سے زیادہ الاؤنس

خانگی کمرہ (فی ہفتہ)	$ 20.00
غیر خانگی (فی ہفتہ)	$ 10.00
ایک وقت کا کھانا	$ 1.70
ایک ہفتے کا کھانا	$ 35.00
کھانا اور کمرہ (فی ہفتہ) خانگی کمرہ	$ 55.00
غیر خانگی کمرہ	$ 45.00
رہائش (فی ہفتہ) رہائش خدمت کے ساتھ	$ 63.00
رہائش بلا خدمت	$ 47.00

مزید معلومات کے لیے اونٹاریو منسٹری آف لیبر کی ایمپلائمنٹ اسٹینڈرڈز برانچ سے رابطہ قائم کیجئے۔
اپنے علاقے کے دفتر کے ٹیلیفون نمبر کے لیے مقامی ٹیلیفون ڈائرکٹری کے نیلے صفحات کی فہرست دیکھیے۔

Ministry of Labour
Ontario
Minister, William Wrye
Premier, David Peterson

بڑودہ کے مسلمان ڈپٹی میئر اور دیگر رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا

گجرات میں کرفیو کے باوجود مسلم کش فسادات • اب تک ۵۰ افراد ہلاک ہوچکے ہیں

نئی دہلی (——) بھارتی گجرات میں کرفیو کے باوجود مسلم کش فسادات جاری ہیں ... [illegible]



CLASSES ARE NOW BEING HELD IN
- QURANIC EDUCATION WITH QIRRAH
- ISLAMIC EDUCATION FOR ADULTS & CHILDREN
- ARABIC & URDU LANGUAGES
- LECTURES & SEMINARS FOR YOUTH
- SPORTS ACTIVITIES FOR ENTIRE FAMILY
- SUMMER CAMPS & PICNICS FOR ENTIRE FAMILY

FOR MORE INFORMATION CALL

SCHOOL HOURS 10:15 AM TO 1:00 PM
EVERY SUNDAY

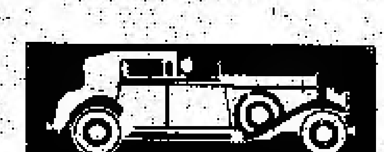
WANTED
Experienced Halal Meat Butcher wated.
$8.50 — $10.00 per hour
(D.O.B or Experience)
تجربہ کار بچر
Madina Halal Market & Grocery
1063 Danforth Ave.
Ph: 461-0404

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries

تازہ حلال گوشت اور مرغیاں

ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

Complete Collision Service
- WE DO INSURANCE CLAIMS
- SPECIAL ON COMPLETE PAINT 399.00
- FREE PIN STRIPING ETC.



CALL
MOHAMMAD MUNIR
759-5810
(Res: 266-6428)

M & D
AUTO BODY REPAIR
260 MIDWEST RD., UNIT 5
SCARBOROUGH, ONT. M1P 3B4

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.15 No.14 October 10, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

مصطفےٰ جتوئی نے نیشنل پیپلز پارٹی کے عہدیدار نامزد کردیے

ایس ایم ظفر، حنیف رامے، حامد رضا گیلانی، حنیف خان بالترتیب چیف آرگنائزر، جنرل سیکرٹری، سینئر وائس پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ ہوں گے

مصطفےٰ کھر، آفتاب گیلانی، نصر اللہ خٹک اور رئیسانی پنجاب، سرحد اور بلوچستان کے صدر ہوں گے

۳۸ ارکان پر مشتمل مرکزی مجلس عمل ہوگی، ارکان پارلیمنٹ ہماری پارٹی میں شامل ہونے کیلئے بے چین ہیں۔ جتوئی

[illegible]

دلّی کی اونچی مسجد پر ہندو بلوائیوں کا حملہ

مسجد کے نگران حافظ اسمٰعیل کو قتل کردیا گیا، دو بیٹیاں بالائی منزل سے سڑک پر کود گئیں

کراچی ( ) دلی کے ہفت روزہ ... [illegible]

ہمیں سب سے پہلے اپنی قوم سے محبت ہے پھر اسلام اور پاکستان سے۔ الطاف حسین

افغان دوست ہیں مگر ہم مہاجر نہیں۔ انہوں نے ہمیں منشیات اور کلاشنکوف دی ہے

کراچی ( ) آل پاکستان مہاجر قومی موومنٹ کے بانی الطاف حسین نے ... [illegible]

۴ ارب روپے کے غبن پر کچھ نہیں ہوا۔ اصغر خان

ایبٹ آباد ( ) تحریک استقلال کے لیڈر ایئر مارشل اصغر خان نے ... [illegible]

این پی پی رجسٹریشن کرائے گی

کراچی ( ) نیشنل پیپلز پارٹی ... [illegible]

درّہ خیبر سے آنے والے ہر انقلاب نے سومنات پر پہنچ کر ہی دم لیا ہے۔ ولی خان

پشاور ( ) عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ ... [illegible]

افغان طیاروں کی راکٹ باری سے ۵ افراد زخمی

اسلام آباد ( ) ... [illegible]

گورباچوف اب نومبر میں بھارت جائیں گے

[illegible]

سعودی ویزا کے اجراء پر پابندی

لندن ( ) ... [illegible]

مزاری نے سرائیکی صوبے کی حمایت کردی

بہاولپور ( ) ... [illegible]

پاکستان میں عوامی تحاریک کا ایک جائزہ

نمبر		ایوب خلاف تحریک	بھٹو خلاف تحریک	ضیاء خلاف تحریک ۱	ضیاء خلاف تحریک ۲
۱	سال	۶۹-۱۹۶۸ء	۱۹۷۷ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۶ء
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴ اگست ۸۳ء	۱۴ اگست ۸۶ء
۳	پاکستان میں ہلاکتوں کی تعداد (تقریباً)	۸۸	۲۵۰	۵۰۰	۳۰
۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

MANAGING EDITOR: M. LATEEF OWAISI